برکات الدُعاء

پیپر نمبر ۵ | 2017 | مجلس انصاراللہ یوکے

سوال نمبر ۱:کتاب برکات الدعا ء جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے۔یہ اُس دور کے کس عالم کے عقیدہ بابت دعاکے رد میں ہے؟

جواب ۱:علامہ اقبال ۲:محمد حسین بٹالوی ۳ : سرسید احمد خاں

سوال نمبر2:زیر نظرکتاب جو ریاض روڈ پریس قادیان میں شیخ نور احمد صاحب نے طبع کی ۔یہ کتاب کس سن میں شائع ہوئیَ؟

جواب ۱: 1893 ۲: 1895 ۳: 1897

سوال نمبر3: اخبار انیس ہند میرٹھ کےپرچہ مطبوعہ 25مارچ 1893میں حضرت مسیح مو عود علیہ السلام کی ایک دشمن اسلام اور احمدیت کی بذریہ دعا ہلاکت کی پیشگوئی پر نقطہ چینی کی گئی۔اس معا ند اسلام کا کیا نام ہے؟

جواب ۱:جان الیگزنڈر ڈوئی ۲ :پنڈٹ لیکھرام پشاوری
۳:مارٹن کلارک

سوال نمبر 4: لیکھرام کی عمر اس وقت شائد زیادہ سے زیادہ تیس بر س کی ہو گی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے۔اور اس عاجز کی عمر اس وقت ۔۔۔۔۔سےکچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔حضور کی اُس وقت عمر کیا تھی؟

جواب: ۱: 45 برس 2: 47برس 3 : 50برس

سوال نمبر5: دعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کیلیےاس کا کچھ اثر ہے۔اور اگر دعا کرنے سےکسی داعی کا فقط یہی مقصد ہو کہ بذریعہ دعا کوئی سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے۔کیو نکہ جس امر کا ہونا مقصودہےاس کے لیے دعا کی حاجت نہیں اور جس کا ہونا مقدر نہیں ہے اس کے لیے تضرع و ابتہالی بے فائدہ ہے۔یہ پوائنٹ کس موضوع کے بارہ میں ہے؟

جواب ۱: دعا ۲:ایمان ۳ :مقدر

سوال نمر6: دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا .اور نہ کسی کان نے سنا۔کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس اُمی بے کس سے محا لات کی طرح نظر آتیں تھیں۔کس ملک میں یہ عجیب ماجرا گزرا؟

جواب ۱:عراق ۲ ؛عرب ۳:شام

سوال نمبر 7 : جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لیے دعا کی گئی ہےاور جو دعا کرتا ہے اُن میں استعدادِ قریبہ پیدا نہ ہو تب تک تو قع اثرِدعا اُمید مو ہوم ہے۔اور جب تک......قبولیتِ دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں۔اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتیں ہیں۔خالی جگہ پر موزوں لفظ لکھیں۔

جواب ۱: توجہ ۲ :تضّرع ۳ :ارادہِ الہی

سوال نمبر 8 : قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقت کے ثبوت یا انکشاف کے لیے دوسروں کامحتاج ہو۔وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سےتمام عمارت کی شکل بگڑجاتی ہے۔اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہےجو کم از کم دس یا بیس شاہداس کےخود اسی میں موجود نہ ہوں۔سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آئت کےایک معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیےکہ ان معنوں کی تصدیق کے لیے دوسرے شواہد قرآن سے ملتے ہیں یا نہیں۔یہ کس کا معیار ہے؟

جواب ۱:ترجمعہ ۲ :تفسیر :وحی